تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر4 شمارہ 46 | 14تا20 جمادی الثانی 1416ھ 8تا14 نومبر 1995ء | خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

قتل مرتد کی سزا کے نفاذ کے بغیر قادیانیت کے فتنہ کا تدارک ممکن نہیں ◎ ڈاکٹر اسرار احمد

3ر اکتوبر کراچی (پ ر) اس صدی میں برعظیم پاک وہند میں دو عظیم فتنے اٹھے جن کی ظاہری شکل وصورت اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف تھی مگر ان دونوں کا ایک ہی نتیجہ پوری امت مسلمہ پر مجموعی طور پر ظاہر ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے قرآن اکیڈمی کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان دو عظیم فتنوں میں سے ایک "فتنہ قادیانیت" ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے اس صدی کے آغاز میں نبوت سمیت کئی دعویٰ کئے۔ پوری امت مسلمہ نے ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کو امت سے خارج کر کے انہیں کافر قرار دے دیا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ دوسرا فتنہ "انکار حدیث" کے نام سے اٹھا۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ دین کی سند کے طور پر صرف قرآن مجید ہی کو تسلیم کیا جائے جب کہ سنت رسول ؐ اور احادیث نبویہ ؐ کو بطور سند اور دلیل کے نہ مانا جائے۔ چنانچہ فتنہ "انکار حدیث" کی وجہ سے قرآن مجید کی تفسیر میں احادیث کو نظر انداز کرنے سے بہت سی فکری گمراہیوں نے جنم لیا۔ انہوں نے کہا انکار حدیث کے فتنے میں اگرچہ ختم نبوت کا انکار نہ تھا لیکن اس سے نبوت' سنت اور احادیث کی اہمیت کم تر کرنے کی کوشش کی گئی۔ انکار حدیث کے فتنے کا آغاز سرسید احمد خان نے کیا۔ انہوں نے قیامت اور فرشتوں کے وجود تک کا انکار کر دیا۔ سرسید کے انہی گمراہ کن افکار ونظریات کو خاکسار تحریک کے بانی علامہ مشرقی نے تعلیم یافتہ طبقے میں وسیع پیمانے پر پھیلایا جب کہ اسی فتنے کو علماء کے طبقے میں سے عبداللہ چکڑالوی اور مولانا اسلم جیراج پوری نے فروغ دیا۔ "انکار حدیث" کے عنوان سے تمام فتنے غلام احمد پرویز کی شخصیت میں جمع ہو گئے اور عملی اعتبار سے فتنہ انکار حدیث بھی ختم نبوت کے انکار کی صورت ہی میں ظاہر ہوا۔ انہوں نے کہا تعلیم یافتہ طبقے کی عظیم اکثریت فتنہ انکار حدیث کا شکار ہو چکی ہے۔ انکار حدیث کا فتنہ بعض نوجوان علماء میں بھر سرایت کر چکا ہے چنانچہ امام مہدی کی شخصیت' فتنہ دجال' نزول مسیح' دجال اکبر کا ظہور' قیامت کی علامات' خسوف اور خروج دابتہ الارض جیسے معاملات سے علماء کی عظیم اکثریت کو زیادہ دلچسپی نہیں رہی۔

انہوں نے کہا انکار ختم نبوت کا فتنہ قادیانیت کے روپ میں تیزی سے پھیل رہا ہے جس کی سرکوبی کے لئے قتل مرتد کی سزا کا نفاذ ضروری ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا اس "حد" کے نفاذ کے بغیر قادیانیت کی تبلیغ روکنا ممکن نہیں ہے چنانچہ قادیانیوں کے "جھوٹے خلیفہ" کا خطبہ سی این این ٹی وی سے نشر ہوتا ہے۔ قادیانی مبلغین برطانیہ کے بعد اب امریکہ میں اڈے جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا "نبی" کے لغوی معنی اہم خبریں یعنی غیب کی خبریں دینے والا ہے۔ انبیاء نے نہ صرف قیامت کے بعد کے واقعات سے انسانوں کو آگاہ کیا بلکہ قیامت سے پہلے کے حالات بھی بتائے۔ انہوں نے کہا انبیاء کے علم کو مروجہ انسانی پیمانوں سے ناپنا ناسمجھی کی دلیل ہے۔ انبیاء کا ذریعہ علم "وحی" ہے جو عام انسانوں کی رسائی سے ماوراء ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا انگریزی زبان میں لفظ "پرافٹ" کا معنی بھی "پیشین گوئی کرنے والا" کے ہیں۔ چنانچہ نبوت کے خصائص اور اوصاف میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ آنے والے حالات وواقعات کی پیشین گوئی کرے۔ انہوں نے کہا عالم غیب کے واقعات کی خبریں دینا اور مستقبل میں ظاہر ہونے والے واقعات سے پیشگی آگاہ کرنا "نبوت" کے فرائض میں سے ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے موجودہ تہذیب کو عالمی دجالی تہذیب قرار دیتے ہوئے کہا ہم سب اس تہذیب میں غرق ہو چکے ہیں اور کوئی شخص اس تہذیب کے برے اثرات سے محفوظ نہیں ہے۔ مغرب کی جدید تہذیب اگرچہ سائنس وٹیکنالوجی میں بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے جس کی بدولت تسخیر کائنات اپنے نقطہ عروج کو پہنچ چکی ہے مگر وہ آسمانی وحی سے محروم ہے۔ مغرب کے انسانوں نے مذہب سے لاتعلقی اختیار کر لی اور وہ اب یک چشمی تہذیب کے حامل بن چکے ہیں۔ عیسائیت کا عقیدہ "ولدیت" موجودہ دجالی تہذیب کی جزوبنیاد ہے۔

امیر تنظیم اسلامی کی سالانہ اجتماع کے منتظمین و کارکنان سے خصوصی ملاقات

تنظیم اسلامی کا بیسواں سالانہ اجتماع پہلی بار مینار پاکستان کے سبزہ زار میں کھلی جگہ منعقد ہوا۔ سالانہ اجتماع کے جملہ انتظامات ناظم اجتماع محترم عبدالرزاق کی قیادت میں ان کے نائبین جناب عمران چشتی' ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی اور پروفیسر فیاض حکیم کے تعاون اور حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کی معاونت سے سرانجام دیئے گئے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے سالانہ اجتماع کے جملہ منتظمین و کارکنوں کی خصوصی محنتوں اور کاوشوں کو سراہتے ہوئے انہیں کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ عشائیے سے قبل سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ اور مجلس مشاورت کے اجلاس لاہور میں منعقد ہوں گے

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس 27 سے 28 نومبر 95 لاہور میں منعقد ہو گا۔ عاملہ کے توسیعی اجلاس میں مرکزی ناظمین اور ناظمین حلقہ جات شرکت کریں گے۔ جب کہ مجلس مشاورت کا دو روزہ اجلاس 29 سے 30 نومبر کو قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہو گا جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کریں گے۔

ماہ نومبر میں مبتدی تربیت گاہ لاہور میں ہوگی

تنظیم اسلامی کے مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام مبتدی رفقاء کے لئے ہفت روزہ تربیت گاہ 17 نومبر سے 23 نومبر تک تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہوگی۔

فیصل آباد میں حلقہ غربی پنجاب کے زیر اہتمام ایک روزہ علاقائی اجتماع منعقد ہو گا

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ غربی پنجاب کے زیر اہتمام 24 نومبر کو "علاقائی اجتماع عام" کا انعقاد ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ خصوصی خطاب کریں گے۔

تنظیم اسلامی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے "مرکز طیبہ" مرید کے کا مطالعاتی دورہ کیا

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق کی قیادت میں ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی' لاہور وسطی کے ناظم محمد یونس' عمران چشتی' مہر علاؤ الدین' غلام عباس' محمد غوری صدیقی نے دعوت والارشاد کے مرکز طیبہ کا مطالعاتی اور مشاہداتی دورہ کیا۔ تنظیم اسلامی کے رہنماؤں نے مرکز طیبہ کے مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیا۔

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرکز طیبہ کا وسیع وعریض رقبہ اور مختلف شعبہ جات کی تعمیرات دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تحریک کے رہنماؤں نے تحریک کی وسعت کے جملہ تقاضوں کا ابھی سے بندوبست کر رکھا ہے۔

امیر محترم کا دورہ کراچی

امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے 2تا5 نومبر کراچی کا دورہ کیا۔ دورے کے اہم پروگراموں میں قرآن اکیڈمی کراچی میں خطاب جمعہ' انجمن خدام القرآن سندھ کی مجلس منتظمہ کے اجلاس میں شرکت' کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس' قرآن مرکز لانڈھی کی افتتاحی تقریب کے موقع پر خطاب عام اور رفقائے تنظیم اسلامی کراچی کے اجتماع میں شرکت' بعد ازاں کراچی کی رفیقات تنظیم سے خطاب شامل ہیں۔ علاوہ ازیں رفقائے تنظیم واحباب نے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ امیر محترم نے رفیق تنظیم مظفر احمد کے صاحبزادے مبشر احمد سلمہ کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی نیز رفیق تنظیم برادرم رفیق اختر کی دعوت ولیمہ میں بھی تشریف لے گئے۔ اس سفر کے دوران نائب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر عبدالخالق بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔

حلقہ لاہور ڈویژن کا مشاورتی اجتماع

حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل تنظیموں کے امراء اور اسرہ جات کے نقباء کا مشاورتی اجلاس حلقہ لاہور کے دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں نقباء اسرہ جات کی طرف سے کئی ایک تجاویز اور آراء پیش کی گئیں۔ ان تجاویز کو عملی شکل دینے کے لئے حلقہ میں شامل تمام تنظیموں کے امراء وناظمین کا مشاورتی اجلاس 12ر نومبر شام چھ بجے حلقہ کے دفتر پر منعقد ہو گا۔ اس مشاورتی اجتماع میں گزشتہ ماہ کی کارکردگی' عمومی دعوت کے پروگرام' ذاتی رابطہ' دو روزہ پروگرام' شب بسری اور نقباء کی تجاویز پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

انتقال پر ملال

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کے ناظم میجر ریٹائرڈ فتح محمد کے والد قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** اللہ تعالیٰ مرحوم کی جملہ خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

قرآن اکیڈمی مدینہ ٹاؤن خیابان کالونی فیصل آباد میں

امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد

24ر نومبر کو قبل از نماز جمعہ ساڑھے گیارہ بجے

سلطنت خداداد پاکستان
نظام خلافت کے قیام کا نقطہ آغاز
یا نئے عالمی یہودی استعمار کا آلہ کار؟

کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے

بعد ازاں سوال وجواب پر مبنی نشست بھی ہوگی

رفقاء واحباب کو شرکت کی عام دعوت ہے

☆☆☆

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

اضحاک رابین کا قتل

ڈاکٹر عبدالخالق

اسرائیل کے وزیر اعظم اضحاک رابین کو اس کے ہم مذہب اور ہم وطن ایک نوجوان نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ کسی بھی غیر مسلم کے بارے میں تعزیت کے الفاظ ادا کرنا ایک مسلمان کے لئے مناسب نہیں اور غیر مسلم بھی وہ جو مسلمانوں کا کٹر دشمن ہو۔ یہ بات تو اب اظہر من الشمس ہے کہ امریکہ جو نیو ورلڈ آرڈر پوری دنیا پر جاری کرنا چاہ رہا ہے اور جس کا ٹارگٹ نمبر 1 عالم اسلام ہے۔ وہ درحقیقت جیو ورلڈ آرڈر ہے جس کے لئے صیہونیت نے پورے عالم عیسائیت کو عموماً اور امریکہ کو خصوصاً اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے۔ اگرچہ اب امریکہ کے عیسائیوں میں یہ شعور پیدا ہو چکا ہے کہ وہاں کے یہودیوں نے امریکہ کی وفاقی حکومت پر قبضہ جما رکھا ہے اور اس کو وہ اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں چنانچہ اب کوئی دن کی بات ہے کہ امریکہ کا اندرونی امن بھی تہ وبالا ہو جائے اور یہ بھی روس کی طرح یہودی سازش کا شکار ہو کر ٹوٹ پھوٹ کر رہ جائے۔

لیکن اس جیو ورلڈ آرڈر کے بارے میں خود یہودی دو حصوں میں منقسم ہیں۔ سیکولر یہودی اور بنیاد پرست یہودی۔ سیکولر یہودی جس کی نمائندہ اس وقت کی اسرائیلی حکومت ہے کا خیال ہے کہ ایک ایسا عالمی مالیاتی نظام قائم کیا جائے جس کا کنٹرول اس کے ہاتھ میں ہو جس کے ذریعے وہ پوری دنیا بالخصوص عالم اسلام کے تمام وسائل کا بہتر اور بیشتر حصہ اپنے استعمال میں لائیں۔ اس مقصد کے لئے وہ "اگر گڑ دے کر مارا جا سکتا ہو تو زہر دینے کی کیا ضرورت ہے" کی پالیسی پر گامزن ہے یعنی مشرق وسطی میں امن قائم کیا جائے اور مسلمانوں کو اگر کچھ مراعات بھی دینا پڑیں تو بڑے مقصد کے حصول کے لئے چھوٹی موٹی قربانی دینے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ اسرائیلی حکومت کی اس پالیسی کے تحت یاسر عرفات صاحب کو جریکو کے علاقے اور غزہ کی پٹی میں کچھ اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ مصر کے ساتھ تعلقات تو پہلے ہی "دوستانہ" ہیں بقیہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی حالات کو نارمل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ چنانچہ شاہ حسن و شاہ حسین بھی اس دام ہمرنگ زمین میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

دوسری جانب بنیاد پرست یہودیوں کے عزائم یہ ہیں کہ ہمیں ہر حال میں عظیم تر اسرائیل کو قائم کرنا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ "امن" کے حالات ان کو کسی صورت بھی گوارا نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے ایک بنیاد پرست یہودی نے سیکولر یہودیوں کے نمائندہ اسرائیلی وزیر اعظم کا خاتمہ کر دیا۔

تاہم ایک بات جس پر یہ دونوں گروپ متفق ہیں وہ ہے مسجد اقصیٰ کو گرا کر ہیکل سلیمانی کی تعمیر اور یروشلم کو اسرائیل کا دار الحکومت قرار دینا۔ اب جب کہ ان دونوں گروپوں کی مخاصمت واضح ہو کر سامنے آگئی ہے اور اندرونی اختلافات نمایاں ہو گئے ہیں اس بات کا خدشہ موجود ہے کہ اپنے ان اندرونی اختلافات کو کم کرنے کے لئے وہ اس عمل کو کر گزریں جس پر یہ دونوں گروپ متفق ہیں یعنی مسجد اقصیٰ کا گرایا جانا۔ اس پر جو ردعمل مسلمانوں کی جانب سے ہو گا اس کی بنا پر خود مسلمان ممالک کی حکومتوں اور اس کے عوام کے مابین ٹھن جائے گی اور یہ نام نہاد حکومتیں جو نیو ورلڈ آرڈر کے زیر اثر آ چکی ہیں اپنے ہی عوام کے خلاف مسلح اقدام کر گزریں گی اور ظاہر ہے کہ اس تمام صورت حال کا فائدہ دشمن کو پہنچے گا۔

اندریں حالات اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ کسی نہ کسی ایک ملک میں اسلامی انقلاب کے ذریعے نظام خلافت قائم کیا جائے اور پھر وہاں سے اسلام دشمن قوتوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا جائے۔ پاکستان میں اس مقصد کی خاطر تنظیم اسلامی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے لئے کوشاں ہے۔ **اللھم وفقنا لھذا۔**

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

مساوات مرد وزن اور حقوق نسواں کا علمبردار امریکہ' دعوے اور عمل میں اس قدر تضاد

امریکن سنٹر لاہور میں "خواتین میدان سیاست میں" کے موضوع پر گزشتہ دنوں ایک مذاکرہ ہوا۔ جس میں یہ دلچسپ حقیقت آشکارہ ہوئی کہ خواتین کے حقوق کے دعوے دار اور مرد زن کی مساوات کے نظریئے کے علمبردار ملک امریکہ میں سیاسی میدان میں خواتین کی موجودگی ہرچند کہیں کہ ہے نہیں ہے والی بات محسوس ہوئی۔ مذاکرے کی شرکاء کو بتایا گیا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس 435 ارکان پر مشتمل ہے۔ اس ایوان میں 1964ء میں خواتین ارکان کی تعداد صرف 17 تھی جب کہ 1989ء میں چھبیس سال کا عرصہ بیت جانے کے بعد امریکی کانگریس میں خواتین ممبران کی تعداد 17 سے بڑھ کر 26 ہو گئی۔ حقوق نسواں کے پجاری ملک امریکہ میں بھی کانگریس کی نمائندگی کی سطح پر بھی مرد و خواتین کے مابین 17 اور ایک کی نسبت و تناسب موجود ہے۔ یہ تناسب خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ حقوق دلانے کے دعووں کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ امریکہ پچاس ریاستوں پر مشتمل ایک وفاق ہے جس کی ہر ریاست کا سربراہ گورنر کہلاتا ہے۔ پچاس میں سے 47 ریاستوں پر امریکی مرد قابض ہیں جب کہ صرف تین ریاستوں کی گورنری خواتین کے حصے میں آسکی ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز

جمیعت علماء پاکستان کے دو دھڑوں نورانی گروپ اور نیازی گروپ میں اتحاد کی جانب پیش رفت بہت خوش آئند ہے۔ امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ دونوں گروپ ایک مسلک سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا ان کا اتحاد فطری بھی ہے اور وقت کا تقاضا بھی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اللہ کرے کہ یہ جذبہ آگے بڑھے اور ایسی تمام جماعتیں جن کا تاریخی اور نظریاتی پس منظر ایک ہے وہ یکجا ہو جائیں چنانچہ اب جمیعت علماء اسلام کے دو دھڑوں میں اتحاد کی خبریں بھی سننے میں آ رہی ہیں۔

سنی کنونشن کے موقع پر قوم کو نیو ورلڈ آرڈر کے پردے میں جیو ورلڈ آرڈر سے خبردار کرنے کی تائید کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہمارا اصل دشمن عالم صیہونیت ہے جس نے امریکہ اور عالم عیسائیت کو ہمارے خلاف آلہ کار بنا رکھا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی چالوں کا ادراک کرتے ہوئے ان کا توڑ کرنے کی سعی کی جائے اور اس کی جانب سب سے پہلے قدم یہ ہو گا کہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کیا جائے۔ ہمارا دشمن ہمارے خلاف اقدام کرتے ہوئے بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث اور شیعہ کی تقسیم نہیں کرتا تو کیوں نہ ہم اپنے دشمن کے خلاف اکٹھے ہو جائیں۔

اس موقع پر احیاء خلافت کے عزم کا خیر مقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے کہا کہ نظام خلافت کا قیام ہر پاکستانی مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے لئے حضورؐ کے طریقے پر جدوجہد کرنے کا عزم مصمم کیا جائے۔ اگر تمام دینی جماعتیں طریق محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کو اپنے لئے مشعل راہ بنا لیں تو پاکستان میں بہت جلد نظام خلافت کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔

***

مسلم فیملی لاز کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے سرفراز سلطانہ کے استغاثہ کو خارج کرنے کا عدالتی فیصلہ مستحسن قدم ہے۔ امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے عدالتی فیصلے کو سراہا جس میں کہا گیا ہے کہ "جو قانون قرآن وسنت سے متصادم ہو وہ باقی نہیں رہ سکتا"۔

ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک اعلیٰ اختیاراتی عدالتی کمیشن قائم کیا جائے جو مسلم فیملی لاز کو جائزہ لے اور قانون کی جو شق بھی قرآن وسنت سے متصادم ہو اس کو کالعدم قرار دے۔

***

جناب ایڈیٹر روزنامہ "خبریں"
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اخبار مورخہ 31 اکتوبر میں تنظیم اسلامی ملتان کے حوالے سے جو خبر شائع ہوئی ہے اس کا اکثر حصہ خلاف واقعہ ہے۔

یہ بات تو درست ہے کہ تنظیم اسلامی ملتان وسطی نے 30ر اکتوبر سہ پہر نواں شہر چوک پر "عریانی اور فحاشی کے خلاف" ایک مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرے کے دوران امیر تنظیم اسلامی ملتان وسطی سعید اظہر عاصم صاحب کی تقریر جاری تھی کہ مقامی پولیس نے پیشگی اجازت کے بغیر لاؤڈ سپیکر کے استعمال اور بعد ازاں مظاہرہ کرنے سے بھی روک دیا۔ اس موقع پر بہت سے لوگ بھی جمع ہو گئے تھے جو پولیس کی اس کارروائی پر ناخوش تھے لیکن تنظیم اسلامی کے ذمہ دار حضرات نے امن وامان کی صورت حال کو بگڑنے سے بچانے کے لئے پرامن طور پر منتشر ہونے کا فیصلہ کیا۔

آپ کے اخبار میں شائع شدہ خبر کا یہ حصہ کہ تنظیم اسلامی کے رفقاء نے اس موقع پر نعرہ بازی کی اور وہ بھی روزنامہ خبریں کی فحاشی کے خلاف مہم کے حق میں کسی طور بھی درست نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مقرر نے تو آپ کے اخبار کی اس دوغلی پالیسی کی مذمت کی تھی کہ آپ کا اخبار مہم تو فحاشی اور عریانی کے خلاف چلا رہا ہے لیکن خود اخبار کے صفحات نیم عریاں تصاویر شائع کر کے بالفعل عریانی و فحاشی کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔

روزنامہ خبریں میں تنظیم اسلامی کے رفقاء کی جانب سے نعرہ بازی کی جھوٹی خبر نے بہت سے رفقاء اور احباب کو پریشانی اور ذہنی کوفت میں مبتلا کیا ہے۔ لہٰذا آپ پر اخلاقی فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ خبر کے اس حصے کی تردید نمایاں طور پر شائع کر کے صحافتی دیانت داری کا ثبوت دیں۔

***

جنگ اخبار مورخہ 27ر اکتوبر کے ادارتی نوٹ میں "پاکستان کے موقف کو کمزور نہ کیجئے" کے زیر عنوان تحریر کیا گیا ہے کہ "تنظیم اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر امریکہ یا یو این او کے ذریعے حل کرنے کی بجائے بھارت کے ساتھ کچھ دو اور کچھ لو کے اصولوں پر حل کیا جائے۔ اس تعلق میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ آزاد کشمیر کے لوگوں کی اکثریت پاکستان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"۔

عرض یہ ہے کہ مورخہ 25ر اکتوبر کی پریس کانفرنس کے موقع پر جو تحریری بیان جاری کیا گیا تھا اس میں تو ہرگز ایسی کسی بات کا تذکرہ نہیں تھا کہ آزاد کشمیر کی اکثریت پاکستان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی البتہ بعد ازاں سوال وجواب کی نشست میں گفتگو کے دوران آپ کے نمائندے نے کہا "آپ کا یہ کہنا کہ آزاد کشمیر کے لوگوں کی اکثریت پاکستان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ...."

اس پر محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے فوراً کہا کہ "آپ میرے منہ میں اپنی بات نہ ڈالیں۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ آزاد کشمیر کی اکثریت پاکستان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ اب آزاد کشمیر کے بھی بہت سے لوگ خود مختار کشمیر کی بات کرنے لگے ہیں اور بہت سے لوگوں سے میری مراد وہاں کی اکثریت ہرگز نہیں ہے۔"

حیرانگی کی بات ہے کہ اس قدر تفصیلی وضاحت کے باوجود آپ کے ادارتی نوٹ میں یہ غلط رپورٹنگ ہوئی ہے۔ اب آپ پر اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس غلط رپورٹنگ کی تردید شائع کریں۔

لاہور شمالی کا ماہانہ تنظیمی اجتماع

تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو لاہور میں تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا تنظیمی اجتماع بعد نماز مغرب 8ر نومبر کو منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت تنظیم کے امیر اقبال حسین نے کی۔ محمد مبشر نے درس قرآن مجید دیا۔ بعد ازاں تنظیمی امور زیر بحث آئے۔

اسلام کا ظلم کے خلاف اعلان جنگ

اسلام کبھی بھی مظلوم عوام کو سلانے کا کام نہیں کرتا۔ اس وقت بھی نہیں جب وہ مکہ میں سیاسی اقتدار سے محروم تھا۔ بلکہ مکہ کے ظالم وجابر سرداروں کی طاقت کا تختہ مشق بنا ہوا تھا۔ قریش مکہ کے سرداروں کو اس بات کا بخوبی احساس و ادراک تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کو لے کر آئے ہیں وہ صرف خدا اور رسول کو ماننے اور نماز ادا کرنے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسا طرز زندگی ہے جو جاہلیت' ظلم و استحصال کی ہر بنیاد کو ان کے مراکز سمیت مسمار کرنا چاہتا ہے اور ظلم کے ساتھ کبھی بھی مصالحت نہیں کرتا۔ اسی لئے مکہ کے سیاسی پنڈتوں کے خلاف اسلام نے اعلان جنگ کر دیا

سید قطب شہید

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

کی گراں قدر اور دیدہ زیب تصنیف

علامہ اقبال اور ہم

* اسلام کے انقلابی فکر کا مجدد - علامہ اقبال
* مصور و مجوز و مفکر پاکستان - علامہ اقبال
* "مغربی تہذیب کی جڑ اور بنیاد قرآنی الاصل ہے" - علامہ اقبال
* موجودہ حالات میں علامہ اقبال کے فکر سے راہنمائی
* علامہ اقبال کے نزدیک "اسلام کے عدل اجتماعی کے قیام اور سود و جاگیرداری نظام کے مکمل خاتمے" کی اہمیت
* مزید براں پروفیسر یوسف سلیم چشتی اور سید نذیر نیازی کے فکر انگیز مضامین

قیمت ڈیلکس ایڈیشن: -/72 عام ایڈیشن: -/30

شائع کردہ مرکزی مکتبہ انجمن خدام القرآن 36-K ماڈل ٹاؤن لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی 67-A علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

حلقہ پنجاب شمالی کی دعوتی سرگرمیاں

دھرتی کے کونوں کھدروں میں پھر اپنے لہو کی کھاد بھرو
پھر مٹی سینچو اشکوں سے پھر اگلی رت کی فکر کرو
پھر اگلی رت کی فکر کرو جب پھر اک بار اجڑنا ہے
ایک فصل پکی تو بھر پایا جب تک تو یہی کچھ کرنا ہے

ہر رفیق تنظیم کو اس حقیقت کو فہم وادراک تو ضرور ہے کہ جس نظریہ اور نظام کی پشت سے دعوت کی قوت ہٹ جائے وہ اپنی موت مر جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کے انقلابی فکر کو جو تنظیم کا اساسی نظریہ وپیغام ہے عوام الناس تک پہنچانے کے لئے حلقہ جات اپنی اپنی سطح پر وقتاً فوقتاً دعوتی پروگرام ترتیب دیتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک پروگرام حلقہ پنجاب شمالی کے ناظم جناب شمس الحق اعوان نے رفیق محترم حیدر زمان کی تجویز پر ترتیب دیا جو مانسہرہ کے قریب ایک گاؤں کنڑمنگ بالا کے رہنے والے ہیں۔ اس پروگرام کی حکمت عملی وضع کرتے ہوئے دو پہلو مد نظر رکھے گئے۔ ایک یہ کہ حلقہ پنجاب شمالی کے تین اسرہ جات ہری پور' ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے رفقاء کو متحرک کیا جائے اور منفرد رفقاء کے تعاون سے ان کے عزیز واقارب سے رابطہ استوار کرنا۔ ثانیاً ان حضرات سے رابطہ پیدا کرنا جو ہستان اور گلگت میں رہائش پذیر ہیں اور کسی درجہ میں تنظیم کے مجموعی فکر سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔

ہماری تاریخ بھی عجیب جذبہ قربت سے سرشار اور اپنا تن من دھن اللہ کی راہ میں قربان کر دینے کے نشے میں ڈوبے ہوئے دیوانوں سے بھری پڑی ہے۔ ایسے ہی سات نفوس سوختہ نے دعوت کے اس مشن میں شریک سفر ہونے کے لئے خدمات پیش کیں۔ اس قافلے کی پہلی منزل ایبٹ آباد تھی جہاں پر ایک روزہ تربیت گاہ کا پروگرام پہلے سے طے شدہ تھا جس میں ایبٹ آباد کے علاوہ ہری پور اور مانسہرہ کے رفقاء کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی ازاں سے پیدا

15ر ستمبر 95ء کی گھڑی بھی اس شبستان وجود کو لرزا دینے والی سحر تھی جب جناب شمس الحق اعوان' جناب ریاض حسین' جناب اشرف فاروق' جناب احمد کامران' جناب اورنگ زیب اور راقم جناب عمران احسن صاحب کی رہائش گاہ واقع اسلام آباد پہنچے۔ نماز فجر ادا کی اور یہ قافلہ جناب اشرف فاروق کی رہنمائی میں ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہو گیا۔ ساڑھے آٹھ بجے وہاں پر تربیت گاہ کا آغاز ہوا جس کے تین موضوعات تھے۔ پہلا دین اور مذہب میں فرق مقرر محمد طفیل گوندل' دوسرا فرائض دینی کا جامع تصور مقرر ریاض حسین' تیسرا منہج انقلاب نبوی ؐ مقرر شمس الحق اعوان تھے۔

مقررین نے جس قدر محنت اور عرق ریزی سے ان موضوعات کی باریکیاں سمجھائیں وہ سامعین کے لئے بہت متاثر کن تھیں۔ اس پروگرام کا دورانیہ 4 گھنٹے کا تھا۔ یہاں رفقاء کی تعداد سات ہے اور حال ہی میں انہوں نے تنظیم کے کام اور لائبریری کے لئے ایک دفتر کرایہ پر حاصل کیا ہے۔ ایبٹ آباد کو چونکہ ہزارہ ڈویژن میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے لہذا یہاں پر دعوتی وتربیتی نوعیت کے پروگرام نہایت ضروری ہیں چنانچہ مسرت کی بات یہ ہے کہ اس دفتر کا افتتاح بھی دعوت وتربیت کے عمل سے شروع ہوا۔ اس ایک روزہ تربیتی ودعوتی پروگرام میں 24 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔

نماز مغرب تک ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان نے تنظیمی امور پر گفتگو کی۔ بعد ازاں رفیق تنظیم جناب سعید احمد خان کے ہاں لوگوں کو تنظیم کے فکر سے آشنا کیا گیا۔ (موصوف دو ماہ قبل ہی ابو ظہبی سے اپنی ملازمت کو خیرباد کہہ کر پاکستان مستقل آگئے ہیں اور تنظیم کے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں)۔

14ر ستمبر 95ء کو جناب سعید احمد خان ہمارے ساتھ کوہستان اور گلگت کے دورے پر شریک سفر تھے۔ اس دوران جناب اورنگ زیب اور جناب امجد کامران اوگی تحصیل مانسہرہ کے لئے روانہ ہوگئے اور اب یوں چھ افراد پر مشتمل قافلہ مانسہرہ اور اسکے نواحی علاقے میں توسیع دعوت کے کام کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ "جنگل منگل" ہوٹل کے قریب طے شدہ پروگرام کے مطابق حیدر زمان ہمارے منتظر تھے۔ ان کی معیت میں ہم بٹل روانہ ہو گئے۔ وہاں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور ہینڈ بل تقسیم کئے۔ نماز ظہر کے بعد مقامی مسجد میں جناب شمس احق اعوان نے درس قرآن دیا۔ درس کے فوراً بعد مسجد کے پڑوس میں بسنے والے ایک معمر اور بزرگ شخص جناب محمد اسلم نے چپکے سے کھانا لاکر رکھ دیا جو سب شرکاء کو قبول کرنا پڑا۔ ہم سب کو اس علاقے کی روایتی مہمان نوازی کا اعتراف کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت عطا فرمائے۔ جناب سیف الرحمٰن جو کہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول میں استاد ہیں نے تنظیم میں باقاعدہ شمولیت اختیار کر لی۔ موصوف پہلے ہی سے تنظیم کی فکر سے مانوس تھے۔ ان کے تعاون سے سکول کے پرنسپل جناب سید شاہ جی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اگلے دن طلباء اور اساتذہ سے خطاب کے لئے خواہش کا اظہار کر دیا چنانچہ طے پایا کہ 17ر ستمبر 95ء کو صبح اسمبلی میں جناب شمس الحق اعوان خطاب کریں گے۔ بعد ازاں تین گروپ تشکیل دیئے گئے۔ پہلا گروپ جناب ریاض حسین' جناب عبدالماجد اور سیف الرحمٰن ڈبل ہی میں دعوت کا کام کرتا رہا۔ دوسرا گروپ جناب عمران احسن' جناب اشرف فاروق اور جناب حیدر زمان' جنگل منگل ہوٹل اور گرد ونواح میں دعوت پر مامور کیا گیا اور تیسرا گروپ جناب شمس الحق اعوان' سعید احمد خان' ڈاکٹر اورنگ زیب اور راقم پر مشتمل تھا جو قاضی آباد اور اہل میں ہینڈ بل تقسیم کرتا رہا اور اہل کی جامع مسجد میں بعد نماز عصر شمس الحق اعوان نے سورہ العصر کی روشنی میں درس قرآن دیا۔ پہاڑی کے دامن میں واقع مقام کنڑمنگ بالا پر عمران احسن نے سورہ العصر کی روشنی میں درس دیا۔ بعد ازاں چھ افراد پر مشتمل یہ قافلہ رات کے اندھیرے میں کوہ پیمائی کرتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا جہاں چند گھرانے بستے ہیں جن میں ایک گھر حیدر زمان صاحب کا ہے۔ حیدر زمان صاحب کی رہائش گاہ پر ہی نماز عشاء ادا کی اور شب بسری کے بعد 17ر ستمبر کی نماز فجر گاؤں کی مسجد میں ادا کی اور درس قرآن دیا گیا۔ درس کے بعد ہم گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول پہنچ گئے۔ قومی ترانے اور دعا کے کے بعد شمس الحق اعوان نے سورہ نور کی آیت 55 کی روشنی میں نونہالان ملک اور قوم اور معماران قوم کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلایا کہ تہذیب حاضر سے خیرہ نگاہوں کو سحر باطل سے نجات دلانے کے لئے اپنا جہد عمل تیز سے تیز کر دینا چاہئے۔

ساتھیو مشعلوں کو تیز کرو
جنگ بازوں کا ملک گیروں کا
قافلہ تیز گام ہے کتنا
اور بھی قافلوں کو تیز کرو

انہوں نے یاد دلایا کہ شمشیر وسناں کے سائے میں پروان چڑھنے والی وہ امت کہ جس کے سیل رواں کے سامنے عرب وعجم کے ناقابل تسخیر قلعے ریت کے گھروندے ثابت ہوئے' جن کی ٹھوکروں سے صحرا اور دریا پامال ہوئے' جن کے فلک شگاف نعرہ توحید سے وسعت افلاک میں ہیجان اور طوفان برپا تھا آج وہ امت بے نیزہ وشمشیر ہے اور یہود ونصاری کی سیاسی اور اقتصادی غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ انہی کی تہذیب واقدار کی رسیا اور اسیر ہے۔ اس کا علاج صرف اور صرف اسلامی انقلاب ہے جس کے نتیجے میں نظام خلافت قائم ہو گا یہی وہ نظام عدل وقسط ہے جو انسان کو ظلمت وگمراہی کے بھوک وافلاس اور بغض وحسد کی دلدل میں ڈوبنے سے بچاتا ہے جس کی چھینٹوں سے آج انسانیت کا دامن تر بہ تر ہے۔ اختتامی دعا کے بعد رفقاء پھر تین گروپوں میں تقسیم ہوگئے اور اسی ترتیب سے بٹل اور شنکیاری کے درمیانی علاقے میں عوام الناس تک اپنی دعوت پھیلاتے رہے۔ نماز ظہر کے بعد مانسہرہ کے رفقاء کو الوداع کہتے ہوئے چھ افراد پر مشتمل یہ قافلہ چھترپلین کی طرف روانہ ہوگیا۔ ہماری دو دنوں کی دعوت وکاوش کے نتیجے میں جن دو احباب نے تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی ان میں ایک تو سیف الرحمٰن صاحب ہیں اور دوسرے محمد سلیمان صاحب جن کا تعلق کنڑمنگ بالا گاؤں ہی سے ہے۔ عصر کی نماز ہم نے چھترپلین کی جامع مسجد میں پڑھی جہاں نماز کے بعد جناب سعید احمد خان صاحب نے پشتو زبان میں خطاب فرمایا۔ ڈیڑھ سو سامعین کے سامنے ان کا پہلا خطاب تھا اور ہمارے لئے حیرانگی کی بات یہ تھی کہ وہ تسلسل اور روانی کے ساتھ بولتے جا رہے تھے اور اس خطاب سے شرکاء کو کیا پیغام ملا اور جہد عمل کو کیا جلا ملی یہ تو پشتو جاننے والے ہی بتا سکتے ہیں۔

ہماری اگلی منزل چھترپلین اور بٹگرام کے درمیان پھگوڑہ نامی ایک گاؤں تھی جہاں رفیق تنظیم جناب گل مستان خان رہائش پذیر ہیں۔ موصوف اس سال مارچ میں سعودی عرب سے ملازمت ترک کر کے پاکستان مستقل آگئے ہیں۔ ان کے ساتھ پہلے سے رابطہ تھا۔ اور اب بالمشافہ ملاقات کا شرف بھی حاصل ہو گیا۔ یہ گاؤں بھی پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے اور اڑھائی تین ہزار کی نفوس کی آبادی پر مشتمل ہے۔ نماز عشاء کے بعد جناب سعید احمد خان نے ہی پشتو زبان میں درس قرآن دیا۔ مقامی جامع مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے دو اڑھائی سو افراد کا مجمع تھا۔ جس کو انہوں نے جہاد کی حقیقی وسعتوں سے باخبر کیا۔ انہوں نے کتاب اللہ سے جڑنے کی تلقین کرتے ہوئے بتایا کہ یہ قرآن وہی صحیفہ رشد وہدایت ہے کہ جس نے ریگزار عرب کے خوابیدہ ذروں کو تابانی ودرخشانی عطا فرمائی کہ تاریخ انسانی آج تک علم وعمل' رشد وہدایت اور ایمان ووفا کے وہ نمونے پیش کرنے سے قاصر ہے' یہی وہ شمشیر بے زنہار ہے کہ جس کی ضرب کاری سے طاغوتی قوتیں تھرا اٹھیں تھیں' باطل لرزہ براندام تھا' یہاں تک کہ ظلمتوں کے پروردہ چلا اٹھے کہ جب تک یہ کتاب موجود ہے ہمیں امن وچین نصیب نہیں ہو سکتا۔

لیکن آج خود مسلمان ہی اس قرآن کی عظمت سے ناآشنا اور اس کے حقوق سے بیگانہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس کا فہم حاصل کرنے کا شوق دلایا اور اس کا پیغام لے کر مردانہ وار چہار دانگ عالم میں پھیل جانے کی ترغیب دی۔ رات کا قیام جناب گل مستان صاحب کے ہاں ہوا۔ اگلی صبح 18ر ستمبر 95ء دوپہر کو گیارہ بجے ہم ان کی معیت میں بٹگرام پہنچے۔ یہ ہزارہ ڈویژن کا سرحدی قصبہ ہے۔ یہاں پر گل مستان صاحب کے عزیز واقارب خاصی تعداد میں آباد ہیں اور سب کے سب تجارت پیشہ ہیں۔ احباب کو تنظیم کا لٹریچر فراہم کیا گیا۔ یہاں بازاروں میں ہینڈ بل تقسیم کئے اور دوسرے مختلف لوگوں سے ملاقاتیں بھی کیں۔

ہماری اگلی منزل بٹ گرام سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر تھاہ کوٹ کا چھوٹا سا قصبہ تھا جو دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ہے جہاں سے دراصل شاہراہ ریشم کی ابتدا ہوتی ہے اور دریا کے پہلو میں گلگت اور ہنزہ سے گزرتے ہوئے درہ خنجراب تک جاتی ہے جو پاکستان اور چین کے بارڈر پر واقع ہے۔ تھاہ کوٹ سے 28 کلومیٹر کے فاصلہ پر بشام کا شہر ہے جہاں ہم نے نماز ظہر ادا کی اور عنایت الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی جو تحریک خلافت کے معاون ہیں۔ ساٹھ کلومیٹر کی مسافت طے کر کے یہ قافلہ اس وقت منزل مقصود پر پہنچا جب مسجد میں نماز عصر ادا ہو رہی تھی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد شمس الحق صاحب کے حکم کے مطابق میں اور ریاض صاحب ان کے گھر گئے جو ہسپتال سے ملحقہ ہے اور مسجد کے قریب ہی ہے وہاں ملاقات ہوئی۔ موصوف تحریک خلافت کے فعال معاونین میں سے تھے۔ تنظیم کے لٹریچر کا خاصہ مطالعہ انہوں نے کیا ہے اور تنظیم کے فکر کو باحسن طریقے سے سمجھ گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی خواہش پر انہیں تنظیم کی رفاقت میں باقاعدہ داخل کر لیا گیا ہے۔ امید ہے وہ اس علاقے میں تنظیم کی دعوت کو آگے بڑھانے میں ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔ نماز عشاء کے بعد شمس الحق اعوان نے مقامی مسجد میں درس قرآن دیا۔ انہوں نے اسلام کے معاشی' سماجی اور سیاسی نظام کا موجودہ طاغوتی نظام سے موازنہ کرتے ہوئے احساس دلایا کہ "اے مومن محروم یقین اٹھ کہ اب وقت ہے جناب ڈاکٹر فضل حق صاحب کے ہاں ہی ہوئی اور اگلی صبح 19ر ستمبر 95ء کو ہم پٹن سے چلاس روانہ ہو گئے جو پٹن سے ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں پر رفیق تنظیم جناب مفتی نور محمد صاحب ایک مقامی سکول میں اسلامیات کے استاد ہیں۔ دوران سفر ہم کیلا اور داسو بھی رکے۔ جہاں پر تحریک خلافت کے معاونین کی خاصی تعداد ہے۔ پورے کوہستان میں علماء کا اثر ورسوخ زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں کے عوام قرآن کے انقلابی فکر سے بہت کم آشنا ہیں اور اسی سبب سے ہمیں چلاس میں ہینڈ بل تقسیم کرنے سے بھی روکا گیا۔ دوران دعوت ہماری ملاقات جناب آدم شاہ صاحب سے ہوئی جو وہاں پر تحصیلدار تعینات ہیں اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تنظیم اسلامی کے بارے میں بھی اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ ان کا تعاون ہمارے لئے کافی سود مند رہا۔ چلاس میں تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والوں کی کثیر تعداد بستی ہے اور یہاں کی جامع مسجد کے خطیب جناب ایاز صاحب کا شمار نامور مبلغوں میں ہوتا ہے۔ نماز عشاء کے بعد شمس الحق اعوان صاحب نے ان سے طویل گفتگو کی اور "تنظیم اسلامی اور جماعت شیخ الہند" کتاب کا عطیہ دیا تاکہ وہ اس کا مطالعہ کریں اور تنظیم کے فکر کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگلی صبح 20ر ستمبر 95ء گلگت کے لئے رخت سفر باندھا۔ چلاس سے ہوتے ہوئے گلگت پہنچے۔ نماز عصر کے بعد گلگت کی مرکزی جامع مسجد میں شمس الحق اعوان صاحب نے سورۃ العصر کی روشنی میں مومنین صادقین کے چار فرائض پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے فرقہ واریت کو ختم کرنے اور آپس میں اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے بتایا کہ ہر لحظ اور ہر لحہ رضائے الٰہی کو اپنی سعی وجہد کا مرکز بنایا جائے اور کبھی کسی ثانوی مقصد کو بنیادی مقصد پر فوقیت نہ دی جائے۔ اور ثانیاً یہ کہ جہاد کے مراحل میں صبر محض نہایت اہم حصہ ہے یہی وہ بھٹی ہے جس نے صحابہ کرام کو کندن بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ گوہر گراں مایا جانثار عطا فرمائے جن کی نظیر دنیا نے پھر کسی دور میں نہ دیکھی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام سامعین میں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے جن کی تعداد لگ بھگ دو سو تھی۔ نماز مغرب تک ہم گلگت کینٹ کی مکی مسجد میں پہنچے جہاں نماز کے بعد عمران احسن صاحب نے درس قرآن دیا۔ 21ر ستمبر کی فجر کی نماز کے بعد جناب شمس الحق اعوان صاحب نے دوبارہ مرکزی جامع مسجد میں شرک کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد میں ہینڈ بل تقسیم کئے۔ مختصر سے قیام کے بعد ہمارا قافلہ گلگت سے واپسی کے لئے روانہ ہوا اور ساڑھے پانچ سو کلومیٹر کی مسافت طے کر کے آدھی رات کے وقت ایبٹ آباد پہنچا۔ اور پھر پنڈی کے لئے رخت سفر باندھا۔ یوں ہمارا سفر دعوت اختتام پذیر ہوا۔ گویا کل ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کا سفر کیا گیا جس میں تنظیمی فکر سے لوگوں کو روشناس کرایا گیا۔ جن احباب ورفقاء نے اس سفر میں اپنی جانی' مالی' جسمانی توانائیاں کھپائیں اس سفر کے ثمرات وفوائد کے عوض اللہ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مرتب: محمد طفیل گوندل

کوئٹہ کا دعوتی پروگرام

ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان کی معیت میں تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر ڈاکٹر عبدالخالق کوئٹہ پہنچے۔ رفقاء کوئٹہ نے دونوں رہنماؤں کو اسٹیشن پر خوش آمدید کہا۔ انہوں نے بعد نماز عصر تنظیم اسلامی کوئٹہ کے دفتر کا دورہ کیا۔ امیر تنظیم اسلامی کوئٹہ کے گھر چند احباب کو کھانے کی دعوت پر مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر عبدالخالق نے تنظیم اسلامی کی دعوت پر مبنی گفتگو کی۔ اگلے روز کوئٹہ کے رفقاء کا ایک روزہ دعوتی پروگرام ہوا۔ رفقاء کی جانب سے کئے گئے سوالات کے جوابات ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے دیئے۔ یہ سلسلہ بہت مفید رہا۔ بعد نماز مغرب تنظیم اسلامی کوئٹہ کے ذمہ دار حضرات کو ناظم حلقہ نے ہدایات اور آئندہ کا لائحہ عمل دیا۔

نماز عشاء کے بعد احباب کی طرف سے دی گئی دعوت میں نائب امیر اور ناظم حلقہ نے شرکت کی۔

بقیہ نوائے وقت

استحکام کی بات کی گئی ہے اور اس کے حکومت اور اپوزیشن کے خوشگوار تعلقات کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یقیناً ایسا ہونا چاہئے لیکن صرف حکومت اور اپوزیشن کے خوشگوار تعلقات ہی ملک کے استحکام کی ضمانت نہیں بلکہ اس کے لئے تو قیام پاکستان کے مقصد یعنی نظام خلافت کا قیام ناگزیر ہے کیونکہ اسی صورت میں علاقائی اور لسانی عصبیتوں سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ـــــ 9184
شمارہ ـــــ 46
جلد ـــــ 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب وتزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

پتہ:

شعبہ نشرواشاعت حلقہ لاہور ڈویژن کا ماہانہ اجلاس

حلقہ لاہور ڈویژن کے شعبہ نشرواشاعت کا ماہانہ اجلاس 10ر اکتوبر 95ء کو A-4 مزنگ روڈ میں ہوا جس میں محمد اشرف وصی' شیخ نوید احمد' حافظ محمد اقبال' وسیم احمد اور راقم نے شرکت کی۔ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

اس اجلاس میں طے کیا گیا کہ تنظیم وتحریک کے جرائد کو مختلف اسٹالز' دکانوں اور میڈیکل سٹور وغیرہ پر رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

اس نشست میں یہ بھی طے کیا گیا کہ جن تنظیموں کے تحت درس قرآن کے پروگرام ہو رہے ہیں لیکن وہاں سے درس قرآن کی فہرست نہیں آئی ان کو حلقہ کی طرف سے یاد دہانی کا خط جاری کیا جائے۔ ناظم حلقہ کی طرف سے یہ شکایت سامنے آئی کہ حلقہ کے دفتر سے تنظیم کے جرائد تاخیر سے اٹھائے جاتے ہیں۔ اس کا سد باب ہونا چاہئے۔ تنظیم وتحریک کے تمام جرائد کے بارے میں طے کیا گیا کہ آئندہ مقامی تنظیم کے ماہانہ اجتماع میں رفقاء کی توجہ اس طرف دلائی جائے۔

ناظم حلقہ کی طرف سے تمام امراء تناظیم کو سرکلر جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آئندہ میٹنگ 14ر نومبر کو بعد نماز مغرب دفتر حلقہ A-4 مزنگ روڈ پر ہوگی۔

مرتب: غلام رسول

اسرہ جاتلاں کی دعوتی سرگرمیاں

جاتلاں ضلع میرپور آزاد کشمیر میں واقع ہے۔ یہاں تنظیم اسلامی کا ایک اسرہ قائم ہے۔ اسرہ جاتلاں کے رفقاء نے میرپور میں اپنے نقیب اسرہ کی سربراہی میں سورہ عنکبوت پر مشتمل درس قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ احباب کو دکھایا گیا۔ بعد ازاں نقیب اسرہ سید محمد آزاد نے جامع مسجد رحمانیہ میں جمعہ کے اجتماع سے فرائض دینی کے جامع تصور کے موضوع پر خطاب کیا۔ نماز جمعہ کے بعد رفقاء نے دعوتی لٹریچر تقسیم کیا۔

24ر ستمبر کو رفیق مکرم جناب محمود اختر کے محلّہ کی مسجد میں فرائض دینی کے جامع تصور پر مبنی خطاب ہوا۔ 27ر ستمبر کو پنڈی بھیروال میں چودھری نیاز کے گھر پر سید محمد آزاد نے عظمت قرآن کے موضوع پر درس قرآن دیا۔

مرتب: محمد رفیق

غلام اصغر صدیقی کی دعوتی سرگرمیاں

جامع مسجد عامر سفائیر ٹیکسٹائل ملز جمبر خورد ضلع قصور میں روزانہ بعد نماز عصر نصف گھنٹے دورانیے پر مشتمل فہم قرآن کا پروگرام منعقد ہوتا ہے۔ یہ پروگرام آڈیو کیسٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

5ر اکتوبر اور 12ر اکتوبر کو مختلف اوقات میں تربیتی پروگرام ہوئے جس میں نماز کا ترجمہ' اذکار مسنونہ' فرائض دینی کا جامع تصور اور آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ دونوں پروگراموں میں بالترتیب 22 اور 13 احباب نے شرکت کی۔ تربیتی نوعیت کا یہ پروگرام آئندہ سے ہفتہ وار بنیادوں پر منعقد ہوا کرے گا۔

مرتب: غلام اصغر صدیقی

اسرہ دیر کا خصوصی دعوتی پروگرام

اسرہ دیر کے زیر اہتمام ایک خصوصی دعوتی پروگرام منعقد ہوا جس میں ناظم حلقہ سرحد میجر ریٹائرڈ فتح محمد اور مولانا حضرت گل نے شرکت کی۔ پروگرام میں 11 رفقاء اور 2 معاونین نے شرکت کی۔ میجر فتح محمد صاحب نے نظم جماعت اور مولانا حضرت گل نے نظام خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں ناظم حلقہ نے رفقاء واحباب سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ حاجی خاں زریں نے ظہرانہ دیا۔ ظہرانے کے بعد مولانا حضرت گل نے نظام خلافت کے موضوع پر دو مقامات پر خطابات کئے۔

رفقاء جہلم کی دعوتی سرگرمیاں

جامع مسجد کی سوہلہ ضلع جہلم کے زیر اہتمام درس قرآن منعقد ہوا۔ سورہ صف کی آیات کی روشنی میں محمد شفاء نے درس قرآن دیا۔ رفقاء کے علاوہ کئی احباب نے پروگرام میں شرکت کی جس میں زیادہ تر نوجوان نسل کے نمائندہ لوگ شریک تھے۔

اسرہ جہلم کی تشکیل نو

"اسرہ جہلم" کو دو اسرہ جات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ نئے تشکیل شدہ اسرہ جات کا نام بالترتیب "اسرہ کینٹ" اور "اسرہ شہر" ہو گا۔ اسرہ کینٹ کے نقیب محمد حسین صاحب ہوں گے جب کہ اسرہ شہر کے نقیب کی ذمہ داری محمد اشرف کے سپرد کی گئی ہے۔ دونوں نقیب حضرات نے اپنی نئی ذمہ داری کا باقاعدہ حلف اٹھایا۔

ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان کا دعوتی وتنظیمی دورہ

ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان جناب نسیم الدین صاحب توسیع دعوت' رفقاء سے ملاقات' انہیں فعال بنانے اور تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے وقتاً فوقتاً سفر اختیار کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک سفر کوئٹہ اور دیگر شہروں کے لئے کیا گیا۔ ناظم حلقہ سے جناب ڈاکٹر علی خان لغاری صاحب داوو کے اسٹیشن پر ملنے آئے جنہیں پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔ ناظم حلقہ کی خواہش تھی کہ داوو میں دفتر کھولا جائے۔ جناب ڈاکٹر علی خان لغاری اس کے لئے تیار ہو گئے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

15ر ستمبر جمعہ کے دن اجتماع رکھا گیا تھا جس میں دوسرے پروگراموں کے علاوہ خصوصی ملاقاتیں بھی شامل تھیں۔ سوال وجواب کی نشست بھی رہی جس میں رفع اشکالات کی کوشش کی گئی۔ بعد نماز عصر ناظم بیت المال جناب برھان صاحب کے والد صاحب کی عیادت کی گئی۔ خصوصی مشاورت بھی ہوئی' دعوت کو پھیلانے کے پروگرام بھی بنائے گئے۔ خصوصی گفتگو میں رفقاء کے علاوہ کچھ دوسرے حضرات بھی شریک ہوئے۔ جنہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

سکھر میں جناب غلام محمد سومرو صاحب دعوتی پروگرام کے میزبان تھے۔ سکھر کے دفتر میں رفقاء سے ملاقاتیں رہیں۔ اسی شام جناب احمد صادق سومرو صاحب کی معیت میں شکار پور کے لئے روانگی ہوئی' یہ سفر جناب احسان احمد کھوسو صاحب سے ملاقات کے لئے کیا گیا۔ آپ ایک مسجد کے خطیب ہیں۔ تنظیم کے لائحہ عمل سے متفق ہیں۔ آپ نے شمولیت کا وعدہ فرمایا۔ اسی شام سکھر میں ایک جلسہ محکمہ ریلوے اسکول کے آڈیٹوریم میں ہوا جس سے نائب امیر جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے خطاب کیا۔ موضوع خلافت کیا' کیوں اور کیسے تھا۔ دوسرے دن بھی 17ر ستمبر کو دفتر میں رفقاء سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ جس میں ان کی ذاتی مشکلات اور تنظیمی امور کا جائزہ لیا گیا۔

ملاقاتوں کے بعد سوال وجواب کی ایک نشست بھی ہوئی اور کام کی رفتار کو بڑھانے کی مختلف تجاویز پر غور ہوا۔

داوو میں جناب ڈاکٹر علی خان لغاری میزبان تھے۔ شہر میں دفتر کے لئے ایک جگہ دیکھی گئی جو ان شاء اللہ جلد ہمیں مل جائے گی۔

نوائے وقت کے اداریہ نویس کی خدمت میں چند گزارشات

امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے مورخہ 25ر اکتوبر کو کی گئی پریس کانفرنس میں اپنے بیان میں مسئلہ کشمیر کے ضمن میں جو ممکنہ حل پیش کیا تھا اسے 26ر اکتوبر کے نوائے وقت کے اداریہ میں ہدف تنقید بنایا گیا تھا۔ جس کا جواب شعبہ نشر واشاعت کی جانب سے نوائے وقت کو ارسال کر دیا گیا جو تاحال شائع نہیں ہوا لہٰذا اسے ندائے خلافت میں شائع کیا جا رہا ہے۔
(یہ جواب تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے امیر جناب اقبال حسین نے تحریر کیا)

جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ نوائے وقت لاہور۔
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی۔

مورخہ 26ر اکتوبر کا "نوائے وقت" کا اداریہ نظر سے گزرا۔ اس کے حوالے سے چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

اداراتی نوٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی حکومت کو کشمیر کے سلسلہ میں اپنی طے شدہ قومی پالیسی ہی جاری رکھنی چاہئے لیکن دوسری طرف یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے ذریعے کشمیر میں رائے شماری ممکن نہیں۔ جب اقوام متحدہ سے خیر کی کوئی امید نہیں تو طے شدہ قومی پالیسی جاری رکھنے کی بات ناقابل فہم ہے۔ اس کا کوئی ممکنہ حل سوچنا چاہئے۔

حل کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ ہمیں جلد بازی کا مظاہرہ کرنے یا امریکہ وبھارت کی خواہشات کے مطابق تھرڈ آپشن قبول کرنے کی بجائے کشمیری عوام کی سفارتی' اخلاقی اور مادی تائید وحمایت کرنی چاہئے اور اس وقت کا انتظار کرنا چاہئے جب بھارت اپنی غلطیوں کے بوجھ تلے دب کر اپنے سرپرست روس کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس انتظار میں مسلمانوں کا خون بہنے دیا جائے جب کہ افغانستان اور کشمیر کے حالات میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

پھر یہ بات قارئین سے زیادہ آپ حضرات کے علم میں ہو گی کہ تھرڈ آپشن کو قبول کرنے کے لئے تیزی سے فضا تیار کی جا رہی ہے اگر جلد کوئی ممکنہ حل نہ سوچا گیا تو پاکستان وبھارت کے لئے تھرڈ آپشن کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا اور جنوبی ایشیا میں ایک نیا اسرائیل وجود میں آجائے گا۔

اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ممکنہ حل کے لئے غور وخوض کرنا چاہئے۔ اسی حوالے سے محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے جو تجاویز پیش کی ہیں پاکستان وبھارت دونوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ ان تجاویز کے حوالے سے دو اندیشوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ایک اندیشہ تو یہ ہے کہ اگر پاکستان آزاد کشمیر کو اپنا حصہ بناتا ہے تو بھارت مقبوضہ کشمیر کا "سپیشل سٹیٹس" ختم کر کے اسے اپنے اندر ضم کر لے گا۔ اس کا ایک سیدھا سا جواب تو یہ ہے کہ پاکستان تنہا تو یہ فیصلہ نہیں کرے گا بلکہ ہمسایہ ممالک ایران اور چین کی ثالثی اور ضمانت کے ساتھ ساتھ اگر بھارت بھی ان تجاویز سے اتفاق کرتا ہے تو پھر آزاد کشمیر پاکستان کا حصہ بن جائے اور جموں ولداخ کی غیر مسلم اکثریتی آبادی والے علاقے بھارت کا حصہ بن جائیں اور وادی کی حد تک بھارت اور پاکستان اپنے اہتمام میں ریفرنڈم کرالیں اور بھارت یا پاکستان میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق کے ساتھ ساتھ آزادی کا تھرڈ آپشن بھی دے دیا جائے لیکن شرط یہ ہو کہ اس کو داخلی خود مختاری پوری طرح حاصل ہو لیکن خارجہ پالیسی اور دفاع کے معاملات پر بھارت اور پاکستان مشترکہ نگرانی کریں۔ دوسرا یہ کہ کسی بھی مسئلہ کے سیاسی حل کے لئے تو کچھ لو اور کچھ دو کی پالیسی پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے۔

دوسرا اندیشہ آپ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر بھارت وپاکستان کے مابین تجارت فروغ پائے گی تو پاکستانی صنعت جو کہ پہلے ہی گوناگوں مسائل سے دوچار ہے' بھارت کی نسبتاً سستی مصنوعات کے مقابلے میں بالکل ہی تباہ وبرباد ہو کر رہ جائے گی۔ عرض یہ ہے کہ اپنی مارکیٹس کا جائزہ تو لیجئے۔ بھارتی مصنوعات کثیر تعداد میں غیر قانونی طور پر لا کر فروخت کی جا رہی ہیں۔ آپ کی صنعت کو وہ نقصان تو پہنچ رہا ہے۔ یہی مصنوعات اگر پاکستان میں قانونی طور پر لائی جائیں تو پاکستان کو ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں ایک طرف تو کثیر زرمبادلہ حاصل ہو سکتا ہے جب کہ دوسری طرف تجارتی تعلقات قائم ہونے پر کشمیر کے حوالہ سے ممکنہ حل کے لئے مذاکرات میں بھی آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔

اداریے کے آخر میں ملک کے اندرونی

باقی صفحہ ۳ پر

تنظیم اسلامی لاہور کے نوجوان رفیق محمد منیر خطاب کرتے ہوئے

فیروز والا میں منعقدہ جلسہ عام سے مرکزی ناظم تربیت چودھری رحمت اللہ بٹر نے خطاب کیا